جلد-۱۹-۲۰

(المجیب - ماہنامہ)

پٹنہ

۳۲۰۰ سے ۳۲۰۲

۱۹۷۹-۸۰

ھو الفرد المجیب ذی النعمۃ

ماھنامہ

المجیب

پھلواری شریف

جلد ۱۹	ماہ محرم الحرام و صفر المظفر ۱۴۰۰ھ مطابق ماہ دسمبر ۱۹۷۹ء و جنوری سنہ ۱۹۸۰ء	شمارہ ۵-۶

مدیر مسؤل:
عصمت قادری ندوی

ادارۂ تحریر:
سید یوسف رضوی
شاہ رضوان اللہ قادری
ظفر حسنین
مفضل اللہ ندوی
نصر احمد پھلواروی
محمود نہسوی

پرنٹر پبلشر:
سید لطف احمد قادری

مطبع:
پٹنہ لیتھو پریس رمنا لین پٹنہ ۴

مقام اشاعت:
دار الاشاعت خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف

قیمت فی پرچہ
ایک روپیہ ۲۵ پیسے - سالانہ ۱۵ روپے

فہرست مضامین

افادات

ادبیات



ہر کس از دستِ غیر نالہ کند :: سعدی از دستِ خویشتن فریاد

پندرہویں صدی کے آغاز میں ہی ۔۔ پہلی محرم کو حرم شریف میں جو واقعہ ہوا اس نے سارے عالم اسلام کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ حرم شریف سے دنیا کے مسلمانوں کا جو روحانی اور جذباتی تعلق ہے وہ خود ہی اس واقعہ کو ہیجان انگیز بنانے کے لئے کافی تھا۔ اس پر طرہ یہ کہ واقعہ ایسے وقت پیش آیا جب ساری دنیا کے مسلمان حج جیسے مقدس فرض کو ادا کرنے کے بعد وہاں جمع تھے۔

یہ حادثہ کوئی معمولی حادثہ نہیں تھا۔ سینکڑوں افراد جدید ترین اسلحے سے لیس پورے ساز و سامان کے ساتھ حرم شریف میں داخل ہوئے۔ لوگوں کو دہشت زدہ کر کے انھیں خوف و ہراس میں مبتلا کیا، قتل و غارتگری کی اور حرم شریف پر قابض ہو گئے۔

آج کی دنیا میں تشدد اور دہشت زدگی کے ایسے واقعات عام ہیں۔ دنیا کے کسی نہ کسی ملک میں رونما ہونے والے ایسے واقعات کی خبریں روزانہ ملتی رہتی ہیں۔ زمین پر اور فضا میں ۔۔ کہیں بھی انسان ایسی مجنونانہ حرکتوں سے محفوظ نہیں ہے۔ لیکن ایسی تمام حرکتوں کے ذمہ دار مجرم کسی نہ کسی مقصد کے تحت ایسے اقدام کرتے ہیں۔ وہ کچھ مطالبے کرتے ہیں، کچھ سہولتیں چاہتے ہیں۔ اگر ان کے مطالبے تسلیم کر لئے گئے تو انسانی زندگیاں محفوظ رہتی ہیں۔ قتل و غارتگری کی نوبت نہیں آتی ورنہ خون خرابہ ہونا یقینی ہے۔

اس روشنی میں اگر دیکھا جائے تو حرم شریف میں ہونے والا واقعہ بالکل ہی دوسری نوعیت کا معلوم ہوتا ہے۔ اس سازش کا سرا کہیں اور ہی نظر آتا ہے۔ مسلح افراد پر مشتمل یہ قافلہ ایک فرد کو امام مہدی منوانے کے لئے حرم شریف میں داخل ہوا تھا۔ اس کا خاص مقصد معلوم نہیں ہوتا۔ اگر بفرض محال حرم شریف میں موجود کچھ لوگ اس مطالبہ کو تھوڑی دیر کے لئے تسلیم بھی کر لیتے تو کیا اثر پڑتا؟ صاف ظاہر ہے کہ اس مجنونانہ فعل کا مقصد عالم اسلام کو روحانی ٹھیس پہنچانا اور یہ ثابت کرنا تھا کہ عالم اسلام کی شہ رگ بھی ان طاقتوں کی دسترس سے محفوظ نہیں ہے۔

پاسبانِ حرم — جنہیں اللہ تعالیٰ نے یہ شرف بخشا تھا کہ وہ دنیا کی مقدس ترین جگہوں کی حفاظت اور نگہبانی کریں —— لامحدود دولت اور آرام و آسائش میں پڑ کر ایسے ناکارہ ہو گئے ہیں کہ انھیں اپنے ملک میں ہونے والی سازشوں کا علم تک نہیں ہو پاتا۔ سعودی حکومت نے کافی دنوں کی جنگ، دوا اور فوج کا سہارا لے کے بیت الحرم شریف کو فسادیوں سے خالی کرایا جس کے لئے سارا عالم اسلام اس حکومت کا ممنون اور شکر گزار ہے پھر بھی سعودی حکومت کی کوتاہیوں سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ سعودی حکومت نے کافی دنوں تک متضاد بیانات دیئے۔ خبروں کی ناقص اور ان کی تشہیر کے بارے میں مختلف باتیں بتائیں اور ساری دنیا کو تاریکی میں رکھا۔ اپنے بے انتہا دولت، اسلحے افواج اور شاہی دبدبہ کے باوجود چند سو شرپسندوں کو قابو میں کرنے میں انہیں ضرورت سے بہت زیادہ وقت لگا۔ ہفتوں سے زیادہ گزر گیا اور حرم شریف میں نماز نہ ہو سکی اور دنیا کے لاکھوں مسلمان اذان کی آواز سے محروم رہے۔

سعودی حکومت کے ذمہ داروں کا بیان ہے کہ یہ سازش مہینوں قبل سے چل رہی تھی، اس کے لئے ضروری تیاریاں کی گئیں، اسلحے جمع کئے گئے اور پوری طرح لیس ہو کر حملہ آور مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ کیا یہ حکومت کی غفلت و لاپرواہی کا نتیجہ نہیں ہے کہ ان تمام سازشوں کا علم اسے نہ ہو سکا۔ کیا حکومت سعودیہ ساری دنیا کے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی ذمہ دار نہیں ہے؟ کیا اس نے اپنے فرائض بحسن و خوبی ادا کئے۔ یہ سارے سوالات ہیں جو عالم اسلام کو پریشان کئے ہوئے ہیں۔ جہاں دولت کی ریل پیل ہو اور حکمراں طبقہ آرام و آسائش کا عادی ہو گیا ہو وہاں کے عوام کو پریشانیوں کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے۔

مقامات مقدسہ کے پاسبانوں کو چاہئے کہ حکمرانی اور بادشاہی کا خبط دماغ سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی دولت اور پاسبانی کو عوام اور مقدس مقامات کے لئے وقف کر دیں۔ حکومت کی نظر ایسے عناصر پر مرکوز ہونی چاہئے جو ملک میں شر و فساد کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں۔ دنیا کے دوسرے تمام ممالک کے واقعات و اندرونی معاملات انکے زمرے میں آتے ہیں جبکہ سعودی عربیہ میں پیش آنے والا ہر واقعہ سارے عالم اسلام کے لئے تشویش کا باعث بن جاتا ہے۔ کیونکہ جملہ عالم اسلام کا اس سرزمین مقدس سے دینی اور مرکزی تعلق ہے اگر وہاں کی پاسبانی کی ذمہ داری تمام مسلمان عالم پر بالواسطہ عائد ہوتی ہے تو حکومت سعودیہ بلاواسطہ کے وہاں کی نگراں اور پاسبان ہے۔ اسلئے اس کی ذمہ داری دوچند ہے۔ اس مرکز اسلام اور دنیا میں توحید کے پہلے گھر کی پاسبانی و نگرانی میں کوتاہی ہمارے ناکارہ ہونے کی دلیل ہوگی۔

دنیا کے بتکدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا

(ادارہ)